© rasailojaraid.com

تبصرے

معمول کے مطابق اس ماہ کی اشاعت میں رسائل کے خاص نمبروں پر تبصرے شائع ہونے چاہیئے تھے لیکن بعض مجبوریوں سے وہ مکمل نہیں ہوسکے۔ آئندہ ماہ میں اس کی تلافی کردی جائے گی۔

انٹرنیشنل اسلامک کولیکویم منعقدۂ لاہور۔ مغربی پاکستان

تقطیع کلاں۔ ضخامت ۵۵۰ صفحات، ٹائپ جلی اور روشن کاغذ دبیز اور اعلیٰ قیمت مجلد عنہ روپیہ، پتہ:- پنجاب یونیورسٹی لاہور،

اب سے ساڑھے تین برس بیشتر پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام و انتظام حکومت پاکستان کی سرپرستی میں اسلامیات پر مذاکرہ کی غرض سے ایک عظیم الشان بین الاقوامی اجتماع ہوا تھا جس میں ۳۳ ملکوں کے مسلم اور غیر مسلم ماہرین و محققین اسلامیات نے حصہ لیا تھا۔ یہ مجلس مذاکرہ ۲۹ ر دسمبر ۵۷ء سے ۸ ر جنوری ۵۸ء تک بڑی شان و شوکت اور سرگرمی و جوش سے منعقد ہوئی۔ صدر جمہوریہ پاکستان نے افتتاح کیا اور ڈاکٹر میاں افضل حسین جو اُس وقت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے انھوں نے صدارت فرمائی۔ اس دہ روزہ مجلس مذاکرہ کو نو نشستوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر نشست کے لئے الگ الگ ایک عنوان مقرر کردیا گیا تھا جس پر مختلف حضرات نے پہلے اپنے اپنے مقالات پڑھے اور پھر اُن پر تبادلۂ افکار و آرا ہوا۔ یہ عنوانات ترتیب وار حسب ذیل تھے۔

(۱) اِسلامک کلچر! اس سے کیا مراد ہے؟

(۲) اسلام میں ریاست کا تصور۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) جدید افکار اور سماجی قدروں کا مسلم سوسائٹی کو چیلنج۔

(۴) اسلام میں اجتہاد کی حیثیت اور قانون سازی کی گنجائش۔

(۵) اسلام کا سائنس کے ساتھ برتاؤ۔

(۶) مغرب کی تاریخ اور کلچر پر اسلام کا اثر۔

(۷) اسلام کے سماجی نظام میں اقتصادیات خصوصاً زمینی جائداد اور اُس کی اجارہ داری سے متعلق اُس کے احکام۔

(۸) دوسرے ادیان و مذاہب کے ساتھ اسلام کا رشتہ اور اُس کا برتاؤ۔

(۹) امنِ عالم کے قیام میں اسلام کا حصّہ۔

ان عنوانات کے ماتحت مشرق و مغرب کے علما و محققینِ اسلامیات نے جو مقالات پڑھے وہ اگرچہ مقررہ وقت کی پابندی کے باعث پندرہ پندرہ منٹ کے تھے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ مقالات بحیثیتِ مجموعی بڑے فاضلانہ۔ معلومات افزا اور فکر انگیز تھے۔ زیرِ تبصرہ کتاب جو اس مجلس مذاکرہ کی روئداد ہے، افتتاحی تقریر اور خطبۂ صدارت کے علاوہ ۵۸ مقالات پر مشتمل ہے۔ یہ سب مقالات انگریزی زبان میں ہیں۔ اگرچہ بعض مقالات جو اصلاً عربی یا اردو میں تھے وہ بہ طور ضمیمہ بھی شامل کردئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے چوں کہ اجتماع میں مسلم اور غیر مسلم علمائے دین اور دوقاترۂ یورپ۔ قدامت پرست اور آزاد خیال ہر قسم اور ہر مکتبۂ فکر کے لوگ شریک تھے اس لئے جہاں تک اسلام اور مسائلِ حاضرہ کا تعلق ہے اختلاف کا ہونا اور کسی ایک فیصلہ پر متفق نہ ہونا ضروری تھا۔ تاہم اس اجتماع کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ایک تو زیرِ بحث عنوانات پر مواد بہت اچھا جمع ہوگیا جس کی روشنی میں کم از کم دس ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور دوسرے یہ کہ مختلف مکاتبِ فکر کے حضرات کو علمی سنجیدگی کے ساتھ اسلام کے مسائلِ حاضرہ پر تبادلۂ خیال کا موقع ملا۔ اور اس طرح باہم افہام و تفہیم اور مذاکرہ و مکالمہ کا

© rasailojaraid.com